Fikr-o-Nasar (Islamabad) 19:9 (1982) © rasailojaraid.com

ابن سینا

حکیم نیرواسطی

شیخ الرئیس ابو علی حسین ابن عبد اللہ بن سینا کی ذات گرامی ۹۸۰ء میں بخارا کے نواحی گاؤں میں کتم عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی ۔ باپ نے جو بلخ کا باشندہ تھا حسین نام رکھا اور بعد میں یہی ممدوح شرق وغرب ہستی معلم ثانی اور شیخ الرئیس جیسے معزز وممتاز القاب سے اقصائے عالم میں مشہور ہوئی ۔ شیخ نے دس سال کی عمر تک قرآن اور ابتدائی کتب درسیہ کی تکمیل کرلی اور مزید چھ سال فقہ ، فلسفہ ، علم طبیعیات اور منطق پر صرف کئے اور اقلیدس اور المجسطی وغیرہ کا مطالعہ کیا ۔ اس کے بعد سولہ سال کی عمر میں وہ علم طب کی جانب متوجہ ہوا اور اس کی عمر ابھی اٹھارہ سال ہی کی تھی کہ اسکو ایک طبیب کی حیثیت سے اس قدر شہرت حاصل ہو گئی کہ وہ نوح بن منصور سامانی کے معالجہ کیلئے طلب کیا گیا ۔

جب منصور شفا یاب ہو گیا تو اس نے خوش ہو کر شیخ کو شاہی کتب خانے سے مستفید ہونے کی اجازت دے دی جس میں کثیر التعداد اور نادر وبے مثال کتابیں موجود تھیں اور شیخ نے اس کتب خانے سے استفادہ کرکے اپنی معلومات میں بیش بہا اضافہ کیا ۔

شیخ نے اکیس سال کی عمر میں اپنی پہلی کتاب مرتب کی ۔ اس کے بعد وہ کچھ عرصہ تک علی بن مامون حاکم خوارزم یا خیوا کی خدمت میں رہا لیکن محمود غزنوی کی وجہ سے وہاں زیادہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عــرصه تک نه ٹھیر سکا اور آخـــرالامــر بڑی سرگردانی اور بادیه پیمائی کے بعد وہ جــرجان کے حاکم قابوس کی علـــم دوستی کا شہـرہ سن کر جـرجـان پہنچـا مگـر جب وہ وہاں پہونچـا تو قابوس معـــزول اور مقتـول ہو چکا تھا ۔

شیخ اپنی اس ناکامی سے بڑا متاثر اور ملـــول ہوا اور اس عــالم حســـرت میں اس نے ایک نظـم لکھی جس کا ایک شعـر یہ ہے :

لـما عظمت فلیس مصر واسعـی　　　لـما غـلاثمنـی عدمت المشتـری

یعنی جب میں باعتبار علـم وفضل ، بڑا آدمی بنا تو اب میرے لئے دنیا میں کوئی جگه نہیں اور اب جب میری قیمت بڑھی تو دنیا میں میـرا کوئی خـریدار نہیں ۔ لیکن پایان کار خدا نے شیخ کی سن لی اور امیر شمس الـدولہ حاکـم ہمـدان کی شکل میں اس کو ایک خـریدار مل گیا جس نے اس کو اپنا وزیراعظم بنا لیا ۔

اب یہاں شیـخ کی زنـدگی غیـر معمولـی طـور پر مشـاغـل اور سرگرمیوں سے معمـور تھی ۔ دن بھـر امیـر کی خـدمت میں رہ کر مہمات سلطنت اور امـور سیاسی وانتظـامـی میں منہمک رہتا اور رات کا بیشتر حصه لیکچـــر دینے اور اپنی کتـــابوں کے مباحث کو امـلاء کرانے میں صـــرف کرتا ۔

شمس الـدولہ کی وفات کے بعـد شیخ اصفہـان چلا گیا اور وہـاں پہونچ کر وہ عـلاء الدین بن کاکویه المتوفی ۴۳۳ء کے مصاحبین میں شـامل ہو گیا ۔ وہاں اس نے عـلاء الـدولہ کے نام پر بہت سی کتابیں لکھیں اور آخر وقت تک اس کی خدمت میں رہا ۔ بالآخر اٹھاون سال کی عمـر میں مارچ ۱۰۳۶ء میں وفات پائی اور ہمـدان میں مدفـون ہوا۔ جہـاں اب تک اس کا مـزار زیارت گاہ عـالم ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ فقیر جب ۱۶ جولائی ۱۹۵۷ء کو یہاں پہنچا تو یہ ایک نظم ہو گئی ۔

حکیم شرق وطبیب فرید وشیخ زمان
جلال عظمت آدم ، جمال بزم جہاں

کمال علم تو پیرایہ جہاں جمال
جمال علم تو سرمایہ جہاں کمال

نظام عظمت قانون تو جہاں منست
نجات من زشفا وشفا نجات منست

پیام دانش تو شان حجت اسلام
بزیر سایۂ الوند عظمت اسلام

منم کہ نام تو ہردم بہشت گوش منست
شراب ناب تو درشیشہ ھائے دوش منست

گذشت عمر در افسانۂ محبت تو
خوشا نصیب کہ دیدم بہشت تربت تو

بشوق یک نگہت بیقرار آمدہ ام
کرم نما کہ غریب الدیار آمدہ ام

بعد میں حکومت ایران کی عنایت خاص سے یہ نظم شیخ کے روضہ پر آویزاں کر دی گئی ۔ شیخ کو متقدمین اور متاخرین کے درمیان حد فاصل مانا جاتا ہے اور معلم اول ارسطو کے بعد شیخ کا مرتبہ سب سے بلند ہے ۔ چنانچہ نظامی عروضی سمرقندی اپنی کتاب " چہار مقالہ " میں لکھتا ہے کہ " چار ہزار سال تک حکمائے قدیم نے پوری قوت کے ساتھ جدوجہد کی اور اس کام میں اپنی زندگیاں ختم کر دیں کہ علم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فلسفه کے چند مستحکم اصول منضبط ہو جائیں لیکن ان کو کامیابی نصیب نہیں ہوئی ۔ آخر اس دور کے گذرنے کے بعد ایک حقیقی فلسفی اور بہت بڑا مفکر ارسطو دنیا میں پیدا ہوا جس نے اس علم کو منطق کی ترازو پر تولا ۔ ،تعریفوں کی کسوٹی پر پرکھا اور تشبیہات واستعارات کے پیمانوں سے ناپا۔اس طرح اس علم سے متعلق تمام شکوک وشبہات رفع ہو گئے اور اس علم کی بنیاد قطعی اور واضح دلائل پر رکھی گئی ۔ پھر ارسطو کے بعد پندرہ صدیوں تک کوئی ایسا فلسفی دنیا میں نہ آیا جو اس کی تعلیم کی گہرائیوں تک پہونچا ہو اور جس نے وہ مرتبۂ بلند حاصل کیا ہو جس پر ارسطو فائز تھا ۔ بالآخر افضل المتاخرین ، فلسفی شرق ، حجۃ الحق علی الخلق ابو علی حسین بن عبداللہ بن سینا پیدا ہوا اور اس کو یہ شرف حاصل ہوا ۔

اسی طرح یورپ کے علماء اور فقہاء بھی شیخ کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہیں ۔ ڈاکٹر کیمیل اس کا تعارف اس طرح کراتے ہیں ,, بو علی سینا لاطینی مغرب میں بادشاہ طب کے لقب سے ملقب اور تمام عرب حکماء میں سب سے زیادہ مشہور ومعروف تھا ۔ تمام دنیائے اسلام اور مغربی یورپ پر اس کا علمی رعب چھایا ہوا تھا اور اس کی تالیفات تمام مسیحی طلباء کے نصاب کا اہم حصہ تھیں اور پروفیسر براؤن حواشی چہار مقالہ میں اس حقیقت کی اس طرح تصریح کرتے ہیں کہ بو علی سینا کے علم و ذہانت کا عظیم الشان اثر صرف مشرق ہی پر نہ تھا بلکہ تمام یورپ پر چھایا ہوا تھا ۔

تاریخ الحکماء کے مصنف قفطی نے شیخ کی تالیفات کی جو فہرست دی ہے اس میں اس کی اکیس بڑی اور چوبیس چھوٹی کتابوں کے نام درج ہیں لیکن براکلمان کی دی ہوئی فہرست سے معلوم ہوتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

که شیخ نے ننانوے کتابیں لکھی ھیں جن میں سے اڑسٹھ کتابیں دینیات اور مابعد الطبیعیات پر گیارہ کتابیں ، فلکیات ، فلسفه اور طبیعیات پر اور سوله کتابیں فن طب پر ھیں ۔ ان میں سے چار منظوم ھیں ۔

ان سب کتابوں کی زبان عربی ہے۔صرف دو کتابیں فارسی میں ھیں جن میں سے ایک ضخیم کتاب کا نام دانشنامه علائی ہے جو هندوستان میں ۱۸۹۴ء میں لیتھو میں شائع ھو چکی ہے جس کے دو قلمی نسخے برٹش میوزیم میں بھی موجود ھیں اور مغربی مستشرقین اس کو مشرقی علوم وفنون کی انسائیکلوپیڈیا کے نام سے یاد کرتے ھیں

شیخ کی طبی تالیفات میں سب سے زیادہ اهم اس کی کتاب القانون ہے جو سترھویں صدی عیسوی میں یورپ کی اکثر طبی درسگاھوں میں داخل نصاب رھی ہے اور آج بھی وہ خود یا اس کی تشریحات اور تلخیصات هندو پاکستان کی درسگاھون میں درس میں شامل ھیں ۔

قانون کے بعد طب میں اس کی اهم کتاب الادویۃ القلبیه ہے جس میں امراض قلب اور اس کے معالجات سے بحث کی گئی ہے اس کے کئی نفیس نسخے برٹش میوزیم اور ایسکوریال لائبریری میں موجود ھیں ۔ هندوستان میں اس کا اردو ترجمه شائع ھو چکا ہے۔

اس کے علاوہ دفع المضار الکلیه من الابدان الانسانیه اور الارجوزه السینائیه طب میں اس کی بڑی قابل قدر کتابیں ھیں ۔

عصر حاضر میں مشرق میں بو علی سینا کی تصانیف پر نہایت قابل قدر کام ھو رھا ہے اور ترکی کے ڈاکٹر سہیل انور نے ابن سینا کی تصانیف پر بڑا قابل قدر کام کیا ہے ۔ مصر میں محمد ندیم مدیر المطبعه بدار الکتب المصریه نے اس کی تصانیف کی ایک ضخیم فہرست شائع کی ہے۔ بغداد میں محمد الکاظم الطریحی نے ابن سینا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پر ایک بہترین کتاب لکھی ہے جس کا مقدمہ محمد الحسین آل کاشف الغطاء نے لکھا ہے اور ایران میں ابن سینا پر خصوصاً زیادہ کام ہوا ہے۔ سعید نفیس مرحوم کے علاوہ ڈاکٹر محمود نجم آبادی، ڈاکٹر جلال الدین ہمائی اور ڈاکٹر ابوالحسن فرحودی کے نام شیخ پر کام کرنے والوں میں خصوصاً ممتاز ہیں۔

طب میں ابن سینا کی کتاب قانون کا نام سب سے زیادہ مشہور ہے جس نے مسلسل سات سو سال تک طبی دنیا کو اپنے زیرنگیں رکھا ہے۔ پروفیسر براؤن قانون کے متعلق یوں رقمطراز ہے کہ:

"طب میں قانون کی حیثیت دائرۃ المعارف کی سی ہے۔ اس کی قابل تعریف ترتیب وتبویب اور اس کے فلسفیانہ انداز بیان نے اس کے مؤلف کی زبردست شہرت کے ساتھ مل کر اس کے مرتبۂ بلند کو شہرت کے آسمان پر پہنچا دیا ہے"۔

دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کے تیس ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اس کی بے شمار تلخیصات اورشروح لکھی گئی ہیں جن کے تفصیلاً بیان کرنے کیلئے ایک دفتر درکار ہے۔ یہ ہے اس ابن سینا کے علمی تبحر کا مختصر تعارف جس کی روشنی مشرق ومغرب میں آج بھی پھیلی ہوئی ہے۔

●●●●

© rasailojaraid.com